خطبہ جمعہ

بعنوان

نبی کریم ﷺ کے حقوق

سلسلۃ منبر الحکمۃ

169

بتاریخ: 01 نومبر 2019

بمطابق: ۳ ربیع الأول ۱٤٤۱ ھ

بہ اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ [آل عمران: 164]

''اللہ تعالیٰ نے مومنین پر یہ احسان فرمایا ہے کہ انہی میں سے ایک رسول ان میں مبعوث فرمایا جو ان پر آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے، یقیناً وہ سب اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو جسمانی، روحانی اور اخلاقی؛ تمام اوصاف میں کمال بخشا ہے اور آپ ﷺ کو صفاتِ معنوی اور حِسی بھی خوبصورتی کے اعلیٰ درجے کی عطا فرمائی ہیں۔ آپ ﷺ علی الاطلاق تمام انبیاء سے افضل اور بالا مقام ومرتبے کے حامل ہیں۔ ہمارے لیے اس سے بڑھ کر سعادت اور کوئی نہیں ہوسکتی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں رسولِ گرامی ﷺ کی اُمت میں پیدا فرمایا اور پھر اسلام کی دولت عنایت فرمائی۔

رسولِ گرامی ﷺ کی بعثت بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسانِ عظیم ہے، کہ آپ نے نہ صرف ہماری دُنیا سُلجھا دی بلکہ ہماری آخرت سنوارنے کے بابت بھی بڑے فکرمند رہے۔ آپ کے دِل میں اپنی اُمت کے درد کا عالم یہ ہے کہ روزِ قیامت بھی اُمت ہی کی نجات کی فکر دامن گیر ہوگی اور جب سبھی لوگ نَفْسِی نَفْسِی کہہ رہے ہوں گے، تب آپ رَبِّ

اُمَّتِی ، رَبِّ اُمَّتِی کہہ رہے ہوں گے۔

ایسی عظیم ہستی کا اُمتی ہونا کسی بھی طور پر عظیم تر خوش بختی سے کم نہیں ہے۔ پھر جو مقدس ہستی اپنی اُمت کے ہر ہر فرد کی فلاح ونجات کے لیے اتنی فکر مند ہو، اس کے متعلق احترام واکرام اور محبت واطاعت کا سچا جذبہ رکھنا اور اس کے جملہ حقوق بجالانا بھی ساری اُمت پر واجب ہے۔

نبی کریم ﷺ کے اپنی اُمت پر عائد ہونے والے حقوق سے آگاہی اور آپ کے اُمتیوں میں ان حقوق کی پاسداری کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے آپ کے سامنے صرف چند بنیادی اور نمایاں حقوقِ مصطفیٰ ﷺ پیش کرتے ہیں، کیونکہ جمیع حقوق کا احاطہ کرنا نہ صرف ممکن نہیں بلکہ ہم ایسا کوتاہ علم اس لیاقت سے ویسے ہی تہی دامن ہے۔

① نبی کریم ﷺ پر سچا ایمان:

نبی کریم ﷺ کا سب سے بنیادی حق اور ہر مسلمان کا بنیادی فرض یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ذات، صفات، کتاب اور منصبِ نبوت پر کامل ایمان لایا جائے۔ یعنی آپ ﷺ کے برحق ہونے کا زبان سے اقرار کرنے کے ساتھ ساتھ دِل سے پکی اور سچی تصدیق کی جائے۔ قرآنِ کریم میں جابجا اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم فرمایا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَامِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَالنُّورِ الَّذِی اَنْزَلْنَا﴾ [التغابن: 8]

”اللہ پر، اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے، ایمان لاؤ۔“

اور جو ایمان نہیں لاتے، ان کے متعلق ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا﴾ [الفتح: 13]

”جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے، بلاشبہ ہم نے ایسے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

منکروں کے لیے دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔''

اسی طرح نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ))

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں، یہاں تک کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، نماز قائم کرنے لگ جائیں اور زکاۃ کی ادائیگی کریں۔''

[حسن صحيح] سنن النسائي، كتاب الجهاد، باب وجوب الجهاد، ح: 3094 ـ سنن ابن ماجه، كتاب الإيمان وفضائل الصحابة والعلم، باب في الإيمان، ح: 71

② نبی ﷺ سے محبت:

نبی ﷺ سے محبت رکھنا ہر مسلمان کے لیے واجب اور لازم ہے، بلکہ کوئی بھی مومن تب تک ایمان کی مٹھاس نہیں پا سکتا جب تک کہ اس کے دِل میں اللہ تعالیٰ اور رسولِ کریم ﷺ کی محبت جا گزیں نہ ہو جائے۔ جیسا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ))

''تین چیزیں جس شخص میں پائی جائیں وہ ایمان کی مٹھاس پا لیتا ہے: ① اللہ اور اس کا رسول اس کی نگاہ میں ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہو جائیں ② آدمی کسی سے صرف رضائے الٰہی کی خاطر محبت کرے ③ دوبارہ کافر ہو جانا اسے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ایسے ہی ناپسند ہو جیسے آگ میں ڈال دیا جانا پسند نہ ہو۔"

صحيح البخاری، كتاب الإيمان، باب حلاوة الإيمان، ح: 16 ـ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان، ح: 43

علاوہ ازیں نبی ﷺ سے محبت حصولِ جنت کا موجب عمل ہے، جیسا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے سوال کیا:

مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟

"اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟"

آپ ﷺ نے اس کے اس سوال کے جواب میں فرمایا:

((مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟))

"تو نے اس کی تیاری کیا کی ہے؟"

وہ کہنے لگا:

مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ، وَلٰكِنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ.

"میں نے کوئی بہت زیادہ نماز، روزے اور صدقے جیسے اعمال تو نہیں کیے، البتہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔"

یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ))

"تو (روزِ قیامت) اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہوگی۔"

صحيح البخاری، كتاب الأدب، باب علامة حب الله عز وجل، ح: 6171 ـ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب المرء مع من أحب، ح: 2639

③ آپ ﷺ کی اطاعت:

اطاعت کا مطلب ہے کہ جس کام کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے اس کو بجالانا اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جس سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے دُور رہنا۔ اطاعت کے مفہوم کو اللہ تعالیٰ نے یوں ذکر فرمایا ہے:

﴿وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾

[الحشر: 7]

''رسول اللہ ﷺ تمہیں جو (حکم) دیں اسے قبول کرلو اور جس سے وہ منع کردیں اس سے رُک جاؤ۔''

محبت کا اصل تقاضا یہی ہے کہ محبوب کی اطاعت کی جائے، اس کی بات مانی جائے اور اس کی نافرمانی نہ کی جائے۔ نبی کریم ﷺ کی محبت چونکہ دنیا کی تمام تر محبتوں سے زیادہ پاکیزہ اور اعلیٰ و ارفع ہے، اس لیے آپ کی اطاعت وفرماں برداری بھی اسی قدر ضروری اور لازم ہے۔ آپ ﷺ کی اطاعت صرف آپ سے محبت کا تقاضا ہی نہیں ہے بلکہ ایمان کا جزو بھی ہے۔ اور یہ ایسا جزو ہے کہ جس کے بغیر ایمان ناقص اور ادھورا رہتا ہے، بلکہ انسان کے نیک اعمال کے ضیاع کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ﴾ [محمد: 33]

''اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور (ان کی نافرمانی سے) اپنے اعمال کو ضائع نہ کر بیٹھنا۔''

اسی طرح اطاعتِ رسول کو اللہ کے رحم کا وسیلہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ [آل عمران: 132]

''رسول کی اطاعت کرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

اطاعت بجالانے والوں کی فضیلت کو یوں بیان فرمایا:

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا﴾ [النساء: 69]

''جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کریں گے، یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ، یہ کتنے اچھے رفیق ہیں، جو کسی کو میسر آ جائیں۔''

نیز اطاعتِ رسول جنت میں داخلے کے لیے بھی انتہائی لازم شے ہے۔ اگر کسی شخص کا نامہ اعمال اس سے خالی ہوگا تو گویا وہ خود ہی جنت میں جانے کا خواہاں نہیں ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰی))

''میری اُمت کے تمام لوگ جنت میں جائیں گے، سوائے اس کے جس نے جنت میں جانے سے خود ہی انکار کر دیا۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بھلا جنت میں جانے سے کون انکار کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبٰی)).

''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے (گویا جنت میں جانے سے) انکار کر دیا۔''

صحیح البخاری، كتاب الإعتصام بالكتاب والسنة، باب الإقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ح: 7280

رسولِ کریم ﷺ کی پیروی کا عالم یہ ہونا چاہیے کہ اپنے انفرادی اور اجتماعی امور ہی نہیں بلکہ اپنی کوئی خواہش پورا کرتے ہوئے بھی یہ ضرور دیکھنا چاہیے کہ کہیں یہ آپ ﷺ کے کسی فرمان سے ٹکرا تو نہیں رہی؟ اس سے آپ ﷺ کی نافرمانی تو نہیں ہوگی؟ کہیں اس کام کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور نبی ﷺ کی ناراضی تو مول نہیں لے رہا؟ جب بندۂ مومن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کا دِینی معیار اس قدر بلند ہوجائے گا تو پھر وہ حقیقی مومن قرار پائے گا۔جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ))

''تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہشات اس کے تابع نہ ہوجائیں جو میں لے کر آیا ہوں (یعنی قرآنِ کریم اور احکام شریعت)۔''

[إسناده صحيح] شرح السنة للبغوی: 1/ 213

④ جان، مال اور اولاد کی قربانی:

نبی کریم ﷺ کی شخصیت اور منصب اس بات کا متقاضی ہے کہ آپ کی خاطر مادی قربانیاں تو کجا؛ اگر جان بھی قربان کرنا پڑے تو دریغ کرنا گناہ ہے، اور اگر دِل میں ایسا ایمان موجود نہیں ہے تو پھر صوم وصلاۃ کی کثرت کے باوصف بھی ایمان سے محرومی لکھ دی جاتی ہے۔اسی بات کو مولانا ظفر علی خان رحمہ اللہ نے یوں بیان کیا ہے:

نماز اچھی، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی، حج اچھا
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ))

''تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والدین، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہوجائیں۔“

صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب حب الرسول ﷺ من الإیمان، ح: 15

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دن رسولِ کریم ﷺ سے کہا:

یَا رَسُولَ اللّٰهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي.

”اے اللہ کے رسول! یقیناً آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں، سوائے میری جان کے۔“

یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ))

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (یہ سب تب تک قبول نہیں) جب تک میں تیری نظر میں تیری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“

یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

فَإِنَّهُ الآنَ وَاللّٰهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي.

”اللہ کی قسم! اب آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔“

اس پر نبی ﷺ نے فرمایا:

((الآنَ يَا عُمَرُ))

”عمر! اب ٹھیک ہے۔“

صحیح البخاری، کتاب الأیمان والنذور، باب کیف کانت یمین النبی ﷺ، ح: 6632

⑤ اُسوہ حسنہ اور سنت کی پیروی:

نبی مکرم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ اور حیاتِ طیبہ تمام تر خصائص و خصائل کا مجموعہ ہے۔ زندگی کے ہر شعبے اور ہر کام میں آپ ﷺ کے اقوال و اعمال مشعل راہ کی حیثیت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رکھتے ہیں۔انسان کے روزمرہ کے اموراور پیش آمدہ مسائل میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ملے گا کہ جس کے متعلق آپ ﷺ کی تعلیمات سے راہنمائی نہ ملتی ہو۔ چونکہ آپ ﷺ کی ذاتِ طیبہ ہر اعتبار سے رُشد وہدایت کا سرچشمہ اور صفات وحسنات کا مرقع ہے، تو اس لیے دنیوی کامیابی وترقی اور اُخروی فوز وفلاح کے لیے آپ ﷺ کو اپنا آئیڈیل اوراُسوہ بنانا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ﴾ [الأحزاب: 21]

’’یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات وحیات) میں بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے۔‘‘

دِین سے متعلقہ ہر کام میں خاص طور پر نبی ﷺ کے طریقے کی ہی پیروی کرنی چاہیے۔ چونکہ آپ شارع ہیں اوراللہ تعالیٰ کے پیغام بر ہیں،اس لیے دین کا ہر کام آپ ہی کے دِیے ہوئے معیارِقبولیت پر پرکھا جائے گا، جواس پر پورا اُترے گا اسے قبول کیا جائے اور جواس پر پورا نہیں اُترے گا اس کو رَد کر دیا جائے گا۔ اگرکوئی شخص اپنی طرف سے تو کوئی کام بہت بڑی نیکی سمجھ کر کرتا ہے لیکن وہ نبی ﷺ کی سُنّت کے مطابق نہ ہوتو وہ عمل اسے چنداں فائدہ نہیں دے گا بلکہ سراسر ضائع اور رائیگاں ہوگا۔ جیسا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے بعض افراد نے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات سے آپ کے مخفی عمل کے بارے میں پوچھا (جب انہیں بتلایا گیا) توان میں سے ایک نے کہا: میں شادی نہیں کروں گا اور ساری زندگی اللہ کی عبادت میں ہی مشغول رہوں گا، دوسرے نے کہا: میں گوشت نہیں کھاؤں گا (تا کہ دُنیا کی مرغوب چیزوں سے دُور رہ کر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صرف اللہ میں رغبت رکھ سکوں) اور تیسرا بولا: میں سوؤں گا نہیں (اور ساری ساری رات قیام میں گزاردوں گا)۔ نبی ﷺ کو جب اس بات کا پتہ چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا بَالُ أَقْوَامٍ قَالُوا كَذَا؟ لٰكِنِّي أُصَلِّي وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي))

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اس طرح کہتے پھر رہے ہیں؟ لیکن میں تو نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، روزہ رکھتا بھی ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں اور میں نے عورتوں سے شادیاں بھی کر رکھی ہیں، سو جو شخص بھی میرے طریقے سے بے رغبتی اختیار کرے گا، وہ مجھ سے نہیں۔''

صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب الترغيب في النكاح، ح: 5063 ۔ صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه اليه۔۔۔، ح: 1401

اندازہ کیجیے کہ ان تینوں افراد نے بہ ظاہر نیک کاموں میں شدید رغبت کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کے نہایت عبادت گزار و پرہیز گار بندے بننے کی خاطر یہ ارادے کیے تھے، لیکن چونکہ وہ نبی ﷺ کے طریقۂ بندگی کے مطابق نہیں تھے، اس لیے آپ ﷺ نے اس پر سخت ڈانٹ پلائی۔

اسی طرح ہر مسلمان پر نبی ﷺ کا یہ حق ادا کرنا بھی فرض ہے کہ دین کے صرف ان ہی کاموں کو اختیار کرے جن کا ثبوت آپ ﷺ کے فرامین اور اعمالِ مبارکہ سے ملتا ہو۔ اس کے علاوہ کوئی نیا کام ایجاد کرنا ہرگز مقبول نہیں ہوگا، خواہ نیت کتنی ہی اچھی اور ثواب کی ہو اور خواہ وہ کام بہ ظاہر کتنا ہی نیک اور خوشنما لگتا ہو۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيهِ ، فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے اس اَمر (دین اسلام) میں کوئی نئی چیز ایجاد کی، جو اس میں نہ تھی، وہ رَد کر دی جائے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح البخاری، کتاب الصلح، باب إذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود، ح: 2697 ۔ صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب نقض الأحکام الباطلة ورد محدثات الأمور، ح: 1718

کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں کامل وشامل دِین دے کر گئے ہیں، جس میں ہماری دنیا سے متعلق اور دِین سے متعلق ہر بات کی راہنمائی موجود ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے دین کی طرف منسوب کر کے نیا عمل ایجاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ گویا آپ ﷺ کی شریعت ادھوری رہ گئی تھی جس وجہ سے یہ ضرورت پیش آئی (نعوذ باللہ) جبکہ ایسی سوچ رکھنا بھی کفر ہے۔ لہٰذا ہر وہ کام بدعت ہے جو دین میں موجود نہ ہو اور بعد میں ایجاد کیا گیا ہو، اور ایسے کام کے بارے میں رسولِ گرامی ﷺ کا واضح ارشاد ہے:

((اِنَّ شَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النَّارِ))

''بلاشبہ سب سے بدترین امور؛ دِین میں نئے ایجاد ہونے والے کام ہیں، اور ہر نیا ایجاد ہونے والا عمل بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں جائے گی۔''

[صحیح] سنن النسائی، کتاب صلاة العیدین، باب کیف الخطبة، ح: 1578

⑥ اِحیائے سنت میں کردار:

بدعات کا مقابلہ اور خاتمہ ایک ہی صورت میں کیا جا سکتا ہے کہ صحیح اور مستند سنتوں کو زندہ کیا جائے۔ سُنت کو زندہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کا کوئی ایسا فرمان یا عملِ مبارک؛ جس پر لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا ہو، اس پر عمل کرنا شروع کر دیا جائے اور لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دی جائے۔ یوں دیکھا دیکھی جب اس پر عمل ہونے لگے گا تو جتنے بھی لوگ اس کو اپنائیں گے؛ ان سب کے برابر اس شخص کو ثواب ملتا رہے گا جس نے اس سنت کو زندہ کیا ہوگا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دورِ موجود کے فتنے اور جہالتیں دیکھی جائیں تو حیرت کی انتہا نہیں رہتی کہ ہر گزرتے سال کے ساتھ نئی نئی بدعات سامنے آ رہی ہیں، جنہیں دین کے نام پر عوام کے پلّے باندھ دیا جاتا ہے اور وہ ساری ساری زندگی ان ہی بدعات پر قائم رہتے ہیں۔

اس سلسلے میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان ملاحظہ فرمائیے:

مَـا يَـأْتِي عَلَى النَّاسِ مِنْ عَامٍ إِلَّا أَحْدَثُوا فِيهِ بِدْعَةً وَ أَمَاتُوا سُنَّةً ، حَتّٰى تَحْيَي الْبِدَعُ وَتَمُوتُ السُّنَنُ.

''لوگوں پر جو بھی سال آئے گا وہ اس میں نئی نئی بدعات جاری کر لیں گے اور سُنت کا خاتمہ کرنے لگیں گے، یہاں تک کہ بدعتیں زندہ ہو جائیں گی اور سُنتیں مر جائیں گی۔''

[رجاله ثقات] مجمع الزوائد للهيثمي: 1/ 188

واللہ! یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ رسولِ کریم ﷺ کے ماننے والوں میں آپ کی سُنتیں متروک ومہجور ہوتی چلی جائیں اور بدعات وخرافات فروغ پاتی چلی جائیں۔ اس سلسلے میں ہم سب پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ ہم سنتوں کا اِحیاء کریں، عمل کے ذریعے سنتیں زندہ کریں اور بدعات کا خاتمہ کرنے میں ہر طرح کا کردار ادا کریں۔ اس اَمر کی فضیلت سے متعلق سیدنا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَـنْ أَحْيَـا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي ، فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ ، كَانَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا))

''جس نے میری کسی سنّت کو زندہ کیا، پھر اس پر لوگ عمل کرنے لگ گئے تو اسے (اپنے اجر وثواب کے علاوہ) اس پر عمل کرنے والے (ہر شخص) کے برابر اجر ملے گا۔''

[صـحيـح لـغيره] سنن ابن ماجه ، كتاب الإيمان ، باب من أحيا سنة قد أميتت ، ح: 209

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

⑦ نبی کریم ﷺ پر درود وسلام:

نبی کریم ﷺ کی ذات پر درود وسلام بھیجنا مسلمان پر آپ کا ایک اہم حق ہے، جسے ادا کرنا فرض ہے۔ اس کا اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو حکم بھی فرمایا ہے اور نبی ﷺ نے بھی اس کے فضائل ودرجات کا ذکر فرمایا ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ [الأحزاب: 59]

''یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں نبی ﷺ پر، اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود پڑھو اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا))

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔''

صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ماجاء في فضل الصلاة على النبي، ح: 384

اور سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ حِينَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِينَ يُمْسِي عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَومَ الْقِيَامَةِ))

''جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ اور شام کے وقت دس مرتبہ مجھ پر درود پڑھتا ہے، روزِ قیامت اسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔''

[حسن] صحيح الجامع الصغير: 6357

اسی طرح سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رسول! میں اپنی دعا میں آپ پر کتنا دُرود پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تو چاہے۔ میں نے عرض کیا: (دعا کا) چوتھائی حصہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تو چاہے، اگر زیادہ کرے گا تو یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے کہا: نصف؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تو چاہے، اگر زیادہ کرے گا تو یہ تیرے لیے ہی بہتر ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: دوتہائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تو چاہے، اگر زیادہ کرے گا تو یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے کہا: میں اپنی پوری دعا میں آپ پر دُرود (ہی) پڑھوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِذًا تُكْفٰى هَمُّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ)).

''تب تو تیرے غموں کو دُور کر دیا جائے اور تیرے گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔''

[حسن] سنن ترمذی، أبواب صفة القيامة والرقائق، ح: 2457

⑧ اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم سے محبت:

رُوئے زمین پر انبیاء ورُسل کے بعد سب سے محترم ومکرم ہستیاں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی ہیں۔ سب سے عظمت والے یہی لوگ ہیں کہ جن سے محبت اور دوستی رکھنا بھی واجب ہے اور اوران کی دشمنی سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہے۔ ان کی ولایت سے اللہ و رسول کی محبت حاصل ہوتی ہے اور ان سے عداوت پر اللہ ورسول کی نظر میں لائق نفرت ہونا حتمی قرار پاتا ہے۔ ان کی رفعتِ شان کے لیے یہی کافی ہے کہ خدائے بزرگ و برتر نے انہیں اپنے نبی ﷺ کی صحبت کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی محبت کا لازمہ یہ بھی قرار دیا ہے کہ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت رکھی جائے۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

أَبْـغَـضَـهُـمْ ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِی ، وَمَنْ آذَانِی فَقَدْ آذَی اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ، وَمَنْ آذَی اللّٰهَ یُوشِكُ أَنْ یَأْخُذَهٗ)).

''اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، تم میرے بعد انہیں ہدفِ ملامت مت ٹھہرانا، کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے (گویا) میرے ساتھ محبت ہونے کے باعث ان سے محبت کی اور جس نے ان کے ساتھ بُغض رکھا تو اس نے (گویا) میرے ساتھ بُغض ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ بُغض رکھا، جس نے انہیں ایذاء دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچاتا ہے تو قریب ہے کہ وہ اس کی پکڑ فرمالے۔''

[صحیح] الجامع الصغیر للسیوطی: 1436

⑨ ناموسِ رسول ﷺ کا دفاع:

مسلمان کا ایمان اس وقت تک پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچتا کہ جب تک وہ تمام رشتوں اور جمیع امور سے بڑھ کر نبی ﷺ کو محبوب نہ جانے۔ صرف محبت نہیں بلکہ آپ ﷺ کی ناموس اور حرمت کا دفاع بھی آپ کا حق ہے۔ اس حق کو ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے، کہ جب اور جہاں کسی بھی نوعیت کی ہرزہ سرائی دیکھے تو اس کا لازماً جواب دے۔ سوشل میڈیا کی بڑھتی ہوئی یلغار نے ایسے دشمنانِ رسول کو بہت چھوٹ دے دی ہے کہ وہ جب چاہیں دریدہ دہنی کرنے لگتے ہیں۔ اوّلاً تو ان کو لگام دینا حکومتِ وقت کی ذمہ داری ہے لیکن اگر حکومت اس حساس مسئلے میں دلچسپی نہیں لیتی تو آپ انہیں علمی و فکری میدان میں زچ کرنے کے ساتھ ساتھ قانونی چارہ جوئی کرتے ہوئے ایسے گماشتوں کو ان کے انجام تک پہنچائیں۔

اُمت مسلمہ کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی ﷺ کی ذات گرامی سے محبت و عقیدت اور تعلق و وابستگی کے بغیر ایمان کا دعویٰ باطل ہے۔ اس عقیدے کے باعث اہل ایمان کی تاریخ میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لازوال داستانیں رقم ہیں کہ جب بھی کسی بدبخت نے شان رسالت میں ہرزہ سرائی کی جراء ت کی تو انہیں منطقی انجام تک پہنچانے کے لیے محبان رسول بے چین ہو جایا کرتے تھے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں کعب بن اشرف یہودی، ابورافع یہودی، ابوعفک یہودی، انس بن زنیم، عصماء بنت مروان، اُم ولد، ابن خطل اور حویرث بن نقید جیسے دریدہ دہن گستاخان رسول کا قتل اس معاملے کی شدت اور اس کے مرتکبین کی سزا کے متعلق بین دلیل ہے۔ ان ہی شقی و لعین لوگوں کی صف میں آج مغربی اقوام آ کھڑی ہوئی ہیں اور اسلام سے عصبیت و تنفر کا اظہار شانِ رسالت میں اہانت کی صورت میں کر رہے ہیں۔ ان کی اس ناپاک جسارت پر مسلمانانِ عالم اپنی تمام تر عملی کمزوریوں کے باوجود سراپا احتجاج ہیں اور ان کی اس تضحیک و توہین کو برداشت کرتے ہوئے ان کی روایتی معافی اور اعتذار قبول کرنے پر چنداں راضی نہیں بلکہ یہی مطالبہ کرتے نظر آ رہے ہیں کہ ایسے شنیع و قبیح عمل کے مرتکبین افراد کو قید حیات سے آزاد کرتے ہوئے تختہ دار کے سپرد کیا جائے جو کہ ان کا حقیقی ٹھکانہ ہے۔ مسلمانوں کا یہ عمل اس بات کا غماض ہے کہ نبی مکرم ﷺ کی حرمت و ناموس سے بڑھ کر اہل اسلام کے نزدیک کوئی بھی امر کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔

اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کی شانِ اقدس میں زبان درازی کرنے والوں کے متعلق بڑی سخت وعید بیان فرمائی ہے:

﴿اِنَّ الَّـذِيْـنَ يُـؤْذُوْنَ الـلّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾ [الأحزاب: 57]

''بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ نے دُنیا و آخرت میں لعنت برسائی ہے اور ان کے واسطے بڑا ہی دردناک عذاب تیار کیا ہے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

⑩ نبی کریم ﷺ پر ختم نبوت کا اعتقاد:

نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بعد اللہ تعالیٰ نے سلسلہ نبوت منقطع فرما دیا اور آپ کو خاتم النبیین کا لقب دے کر نبی آخر الزماں قرار دیا۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی و رسول مبعوث نہیں ہوگا اور جو نبوت کا دعوٰی کرے گا وہ کذاب اور دجال تو ہو سکتا ہے لیکن نبی و رسول ہرگز نہیں۔ تاریخ بھی اس بات پر شاہد ہے کہ ایسا باطل دعوی کرنے والے اپنے مذموم مقاصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکے بلکہ اہل اسلام کی طرف سے انہیں سخت ردعمل کا سامنا کرنا پڑا۔ دنیا میں بھی ذلت و رسوائی ان کا مقدر ٹھہری اور آخرت میں شدید عذاب سے دوچار ہوں گے۔ ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا ضروری ہے کہ نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں، اس اعتقاد کے بغیر مسلمان رہنا ممکن ہی نہیں ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا﴾ [الأحزاب: 40]

''محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے (یعنی آخری نبی) ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔''

اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ))

''یقیناً سلسلہ رسالت و نبوت منقطع ہو چکا ہے، چنانچہ میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔''

[إسناده صحيح] سنن الترمذی، أبواب الرؤيا عن رسول الله ﷺ، باب ذهبت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

النبوة وبقیت المبشرات، ح: 2272

اسی طرح سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنَاخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ))

''میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔''

[إسناده صحيح] مسند أحمد: 22395 ـ المعجم الكبير للطبرانی: 3/ 169

ایک موقع پر آپ ﷺ نے اس امر کی وضاحت یوں فرمائی:

((سَيَخْرُجُ فِيْ أُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهٗ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ الأَنْبِيَاءِ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ))

میری امت میں عنقریب تیس ایسے جھوٹے لوگ نمودار ہوں گے کہ جن میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے' حالانکہ میں انبیاء کا سلسلہ ختم کر دینے والا ہوں اور میرے بعد کوئی بھی نبی نہیں ہوگا۔

[إسناده صحيح] صحيح ابن حبان: 6714 ـ السنن الكبرى للبيهقی: 18617

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ فیض اللہ ناصر	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03214697056	03014843312	03015989211
	03424449009	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com